شہادت حضرت عثمانؓ

PAGE NO.
DATE : / /

حضرت عمرؓ کی موت کے بعد حضرت عثمانؓ غنی آپکے جانشین منتخب ہوئے۔ دورِ عثمانی کے ابتدائی پانچ چھے سال امن و سکون میں گذرے۔ لیکن ان پانچ چھے سالوں کے بعد بغض و حسد رشک و رقابت کا جذبہ بھی آ گیا۔ ان اندرونی تغیرات اور بیرونی اسباب نے مکمل حضرت عثمانؓ کے خلاف ایسا انقلاب بپا کیا جس نے نظامِ خلافت کو درہم برہم کر دیا۔

اس انقلاب کے خارجی حالات حسبِ ذیل تھے۔

1) حضرت عمرؓ بڑے دور اندیش تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے میں قریش کو جن کے دل میں خلافت کا خیال پیدا ہو سکتا تھا مدینہ کے باہر نہیں نکلنے دیا۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے اپنے زمانے میں یہ قید اٹھا دی۔ جو لوگ باہر نکلے تو خاندانِ رسالت کے تعلق سے لوگوں نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور وہ بڑی بڑی جاگیروں کے مالک ہو گئے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں بھی اپنی صلاحیت شان کا احساس پیدا ہو گیا۔ اور مفتوحہ اقوام نے ان میں خلافت کے جذبات پیدا کر دئے۔

2) بنی ہاشم خلافت کو اپنا موروثی حق سمجھتے تھے۔ ان میں اور بنی امیہ میں قدیم چشمک تھی جو خلافت فاروقی تک دبی رہی اسکے بعد پھر ابھر آئی۔

3) حضرت عثمانؓ بڑے نرم خو اور کنبہ پرور تھے۔ اپنی جیب خاص سے بنی امیہ کی

بڑی مدد کرتے تھے۔ اسی کنبہ پروری میں اپنے لئے سے عزیزوں کو جن میں حکومت کی اہلیت نہیں تھی انکو حکومت کے ذمہ دار عہدوں پر فائز کر دیا۔ انکی اس بد عنوانی سے لوگوں کو نکتہ چینی کرنے کا موقع مل گیا۔

یہ اپنی فطری نرمی کی وجہ سے حضرت عثمانؓ معمولی بدعنوانیوں سے چشم پوشی کر جاتے تھے۔ اسلئے بدعنوانیاں بڑھتی گئی اور حضرت عثمانؓ کے مخالفوں کو اعتراض کا موقع مل گیا قریش کے ان نوجوانوں نے جنہیں آپ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا تھا نکتہ چینی کرنی شروع کر دی۔ اور آپکی کنبہ پروری کو نہایت بدنما شکل میں مشہور کرنا شروع کیا جسکا دوسروں پر نہایت برا اثر پڑا۔

ان حالات کی بناء پر یہودیوں کو جن کی حکومت اور مذہبی وقار کو اسلام نے مٹایا تھا بدلہ لینے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ اس انقلاب کی اصل بانی یہی دونوں قومیں تھیں۔

ان مخالفین میں سب سے بڑا فتنہ انگیز دشمنِ اسلام ایک بظاہر مسلمان لیکن منافق یہودی عبداللہ بن سبا تھا۔ اسلام نے سب سے بڑا صدمہ یہودیوں کے مذہبی وقار کو پہنچایا تھا۔ اسلئے وہ اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن تھے اور عہد نبویؐ کے زمانے سے ہی اسکی بیخ کنی کے درپے تھے لیکن عہد فاروقی تک انکو اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن عثمانؓ کے زمانے میں جب نظامِ خلافت میں وہ استواری

باقی نہیں رہ گئی تو حضرت عثمانؓ کے خلاف نکتہ چینی شروع کر دی۔ اس عبداللہ بن سبا کو یہودیوں کی پرانی عداوت نکالنے کا موقع مل گیا۔ عبداللہ بن سبا بہت ذہین اور سازشی تھا اس لئے اس نے اسلام کا لباس پہن کر حضرت عثمانؓ بلکہ درحقیقت اسلام کے خلاف ایک وسیع سازش شروع کر دی۔

بنی امیہ اور بنی ہاشم میں پرانی دشمنی چلی آ رہی تھی اسے کچھ تو اسلام نے دبا دیا تھا لیکن یہ دشمنی دلوں سے ختم نہیں ہوئی تھی۔ دلوں میں دبی اس آگ کو سب سے پہلے عبداللہ بن سبا نے بھڑکایا اور اسلام کے لباس کے اندر عثمانؓ اور بنی امیہ کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا اور اپنے جال میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسانے لگے۔ عبداللہ کہتے تھے کہ رسولؐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک دن اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے۔ رسولؐ کے وصی حضرت علیؓ ہیں۔ رسول کی وصیت کو پورا نہ کرنے والے ظالم ہیں حضرت عثمان نے ظلم سے خلافت حاصل کی۔ اس طرح عبداللہ بن سبا طرح طرح کی فتنہ انگیز باتیں کہہ کہہ کر مسلمانوں کو بھڑکاتے تھے۔

بزرگانِ ملت جب ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں تو امت میں کوئی فتنہ برپا نہیں ہوتا جب ایسے دلوں میں محبت کے بجائے نفرت پیدا

ہو جائے تو فتنہ گروں کو موقع مل جاتا ہے۔ یہی حال اس وقت رؤسا مدینہ کا بھی تھا۔ ان میں سے بعض حضرت عثمانؓ کے حق میں ایسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ جن سے انکی تحقیر ہوتی تھی۔ رؤسا کی ان حقارت آمیز باتوں کا اثر عوام پر نہیں پڑا۔ انکے دلوں سے خلیفہ اور خلافت کی عظمت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے ایک روز اٹھ کر اس عصا کو توڑ کر پھینک دیا جسکو ہاتھ میں لے کر حضرت عثمانؓ مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ حلم و حیا اور نرم مزاجی میں ہمیشہ سے مشہور تھے۔ اور وہ اس سے ہمیشہ خائف رہتے تھے کہ کسی فتنہ کا آغاز نہ ہو۔ اسی لئے اکثر امور میں چشم پوشی کرتے تھے اور نرمی سے کام لیتے تھے۔ انکی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر فتنہ گر لوگوں میں بدگمانیاں پھیلانے لگے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کو انکے امراء نے حج کے موقع پر متفقہ طور پر یہ مشورہ دیا تھا کہ ان مفسدوں کی گوشمالی کی جائے۔ لیکن انہوں نے سختی کو پسند نہیں کیا نتیجہ یہ ہوا کہ فتنہ اور بڑھتا گیا۔ پھر جب وہ لوگ مدینہ آئے تو وہاں بھی اہل رائے نے بھی کہا کہ انکو پکڑ کر قتل کر دیجئے لیکن انہوں نے اس وقت بھی کچھ نہیں کیا۔

عبداللہ بن سبا جو اس تمام فتنہ کا بانی تھا

اسکی اصل غرض یہ تھی کہ مسلمانوں میں سیاسی تفرقہ ڈال کر ان کو

برباد کردے۔ اس نے اس زمانہ کے نیک اور سادہ لوح دل عوام کو اپنے دام میں
پھنسا لیا اور یہ بھی لوگ خلیفہ کے مخالف ہوگئے۔ افسوس یہ ہے کہ اس فساد انگیز
جماعت کی طرف اُمت کے رہنماؤں نے بھی بروقت توجہ نہیں کی۔ آخر کار اس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ ایسے عظیم الشان فتنہ کا دروازہ کھل گیا جو بڑی تباہیوں کا موجب ہوا
حضرت عثمانؓ کو اپنی شہادت کا پورا یقین تھا اور آپ
صبر و استقامت کے ساتھ بروقت اسکے منتظر رہتے تھے۔ اسلئے باغیوں کی سرگرمی کو دیکھ کر
آپ نے بھی شہادت کی تیاری شروع کردی۔ جمعہ کے روز روزہ رکھا ایک پاجامہ جسے
آپ نے کبھی نہیں پہنا تھا زیب تن کیا اور تلاوت کلام پاک میں مصروف ہوگئے۔ باغیوں نے
پہلے گھر کے دروازے میں آگ لگادی اور اسکو گرا کر اندر گھس گئے۔ بعض لوگ ابن حزم
کے مکان میں جو خلیفہ کے پڑوسی تھے کود کر داخل ہوگئے۔ عثمانؓ نے یہ حالت دیکھ کر اپنا
معاملہ خدا کے سپرد کردیا۔ کچھ لوگ انکی مدد کے لئے آگئے تھے لیکن انکی تعداد اتنی کم تھی کہ ان
سے کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔ پہلے باغیوں کی ایک جماعت انکی طرف آئی جس میں محمد بن ابوبکر
تھے لیکن اس نے قتل نہیں کیا۔ پھر مصریوں کا سردار پہنچا اس نے چھُرے سے وار کیا
اسکے بعد سودان نے تلوار مار دی۔ عثمانؓ کی وفادار بیوی نائلہ تلوار کی وار
روکنے کے لئے انکے اوپر آکر گر پڑیں۔ سودان کی تلوار سے انکی ایک ہتھیلی

PAGE NO.
DATE : / /

کٹ گئی۔ پھر کسی تیسرے شخص نے خلیفہ کی گردن تن سے جدا کر دی اسکے بعد باغیوں
نے گھر کا سارا مال لوٹ لیا اور مدینہ میں انکے قتل کا اعلان کر دیا۔

یہ عجیب بات ہے کہ ان باغیوں نے قتل کے بعد عثمانؓ کے
دفن کی بھی اجازت نہیں دی۔ بڑی مشکل سے مخفی طور پر رات کو چند آدمیوں نے
لے جا کر انکو دفن کیا۔